صورت وسیرت

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بزم عشاق

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ نیو پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد
0300-6661755

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

اما بعد

فاعوذبالله من الشیطن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

درود و سلام

الصلوٰۃ والسلام علیك یاسیدی یا رسول الله

وعلی الك واصحابك یا سیدی یا حبیب الله

محترم قارئین کرام! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز محبوب کریم ﷺ تشریف فرما تھے' رات پنکی ہوئی تھی' چودھویں رات کا چاند نکلا ہوا تھا' ہرطرف چاندنی پھیلی ہوئی تھی' میں کبھی چاند کو دیکھتی اور کبھی راحت جاں ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھتی' آپ ﷺ نے فرمایا۔اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! کیا کر رہی ہو؟ میں نے عرض کیا' میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں' میں کبھی چاند کو دیکھتی ہوں اور کبھی آپ ﷺ کو' خدا کی قسم آپ چودھویں رات کے چاند سے کہیں زیادہ حسین ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

چاند سے تشبیہ دینا بھی' کوئی انصاف ہے
چاند میں ہیں چھائیاں' حضرت کا چہرہ صاف ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ زلیخا کی سہیلیاں اگر راحت جاں ﷺ کا چہرہ انور دیکھ لیتیں تو بجائے ہاتھوں کے دلوں کو چیر لیتیں۔ کیونکہ حسن و جمال کے آپ منتہا ہیں۔

خلق کے مدعا' انبیاء کی دعا
خاتم الانبیاءؑ مرحبا مرحبا
رافتوں کی فضا' رحمتوں کی گھٹا
عشق کی ابتداءؑ حسن کے منتہا
شاہکار خدا' اے حبیب خدا
لاکھ جانیں بھی مجھ کوؑ اگر ہوں عطا
تم پہ کروڑوں درودؑ تم پہ لاکھوں سلام
(صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم)

علامہ قرطبی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محبوب کبریاء ﷺ کا پورا حسن و جمال ظاہر نہیں فرمایا' اگر ظاہر فرما دیتے تو لوگوں میں محبوب دوجہاں ﷺ کو دیکھنے کی طاقت نہ ہوتی' اس راز کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے خوب سمجھا ہے اور انہوں نے آپ ﷺ کی خوبصورتی اور جمال کو اس طرح بیان

فرمایا ہے کہ شاید اب تک کوئی اس سے بڑھ کر بیان نہیں کر سکا۔

واحسن منك لم ترقط عيني
واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرأ من كل عيب
كانك قد خلقت كما تشاء

''اور آپ ﷺ سے بہتر ذات کبھی میری آنکھ نے نہ دیکھی' اور آپ سے زیادہ خوبصورت شخص کبھی عورتوں نے نہیں جنا' آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا گویا جس طرح خود آپ ﷺ نے چاہا اسی طرح آپ ﷺ کو بنایا گیا (آپ ﷺ اپنی مثال آپ ہیں' آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں)''۔

بہر کیف آپ ﷺ کے حسن و جمال میں اس نیت سے غور کرنا چاہئے کہ آپ ﷺ کی محبت ہماری دل میں بڑھے اور صداقت کے ساتھ ہمارے دل میں یہ جذبہ پیدا ہو کہ

میرا تن ہو فدا' میرا من ہو فدا
میرا دھن ہو فدا' اے رسول خدا
لاکھ جانیں بھی گر ہوں مجھ کو عطا
تم پہ کر دو فدا' مظہر کبریاء

دل و جان فدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کے ایک ایک حکم کو مانیں اور آپ ﷺ کی سنتوں کو اپنے عمل سے زندہ کریں' ورنہ محض زبانی محبت ظاہر کرنے سے کچھ نہیں ہوتا' اگر ان سے واقعی محبت ہے تو کچھ کر کے دکھائیں! سنت کے مطابق ڈاڑھی رکھیں' شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھیں' سر کے بال سنت کے مطابق رکھیں یا منڈا لیں' کھانا پینا' سونا جاگنا' ملنا جلنا سب سنت کے مطابق اختیار کریں' کیونکہ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اسی کے مطابق بننے کی کوشش کرتا ہے اور یہی اس کے سچے عاشق ہونے کی علامت ہے۔ لیجئے اب جان رحمت ﷺ کی محبت میں سرشار ہو کر پوری توجہ سے آپ ﷺ کا حلیہ مبارک پڑھیئے اور اپنی آنکھوں کو محبوب کریم ﷺ کے جمال جہاں آرا سے منور کیجئے اور دل و دماغ میں اس کو بسا لیجئے تا کہ کسی اور کی محبت دل میں باقی نہ رہے۔

یہی آرزو ہے جان من' ترا نام لیتا ہوا مروں
ترے کوچہ میں نہ سہی مگر تری رہ گزر پہ مزار ہو
نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

اس لئے آرزو ہے جینے کی
پھر زمیں دیکھ لوں مدینے کی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین واقعتاً جان رحمت ﷺ کے سچے عاشق تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی محبت سے کچھ حصہ ہمیں بھی ضرور عطا فرمائیں۔ آمین' انہوں نے شاہ خوباں ﷺ کے جسم مبارک کی اس طرح کیفیت بیان کی ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ انہوں نے جسم اقدس کا کوئی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا جس کا نقشہ نہ بیان کیا ہو' حضرت ھند بن ابی ھالہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی صورت و سیرت کے حافظ ہیں' انہی سے محبوب دو جہاں ﷺ کا حلیہ مبارک سنیئے۔

حضرت ھند بن ابی ھالہ رضی اللہ عنہ نے محبوب کریم ﷺ کا حلیہ مبارک ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ماہ بدر کی طرح چمکتا تھا' آپ ﷺ قد مبارک بالکل متوسط قد والے آدمی سے کسی قدر طویل تھا' لیکن زیادہ لمبے قد والے سے پست تھا' سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا' بال مبارک کسی قدر بل کھائے ہوئے تھے' اگرچہ سہولت مانگ نکل آتی تو نکال لیتے تھے اور اگر کسی وجہ سے یہ سہولت نہ نکلتی اور کنگھی وغیرہ کی ضرورت ہوتی تو اس وقت نہ نکالتے' کسی دوسرے وقت جب کنگھی وغیرہ موجود ہوتی تو نکال لیتے۔ جس زمانے میں جان کائنات ﷺ کے بال مبارک زیادہ ہوتے تو کان کی لو سے تجاوز ہو جاتے تھے۔

آپ ﷺ کا رنگ مبارک نہایت چمک دار تھا اور پیشانی مبارک کشادہ اور آپ ﷺ کے ابرو خمدار باریک اور گنجان تھے' دونوں ابرو جدا جدا تھے۔ ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہیں تھے' ان دونوں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر جاتی تھی۔

آپ ﷺ کی ناک مبارک بلندی مائل تھی اور اس پر ایک چمک اور نور تھا' ابتداء دیکھنے والا آپ ﷺ کو بڑے ناک والا سمجھتا لیکن غور سے دیکھنے سے معلوم ہوتا کہ حسن و چمک کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے ورنہ فی نفسہ زیادہ بلند نہیں ہے۔

آپ ﷺ کی داڑھی مبارک بھرپور اور گنجان تھی اور آنکھ مبارک کی پتلی نہایت سیاہ تھی' رخسار مبارک ہموار ہلکے تھے۔

آپ ﷺ کا دہن مبارک اعتدال کے ساتھ فراخ تھا یعنی تنگ منہ نہ تھا' آپ ﷺ کے دندان مبارک باریک نوکدار تھے اور ان میں سے سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا فصل بھی تھا' سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔

آپ ﷺ کی گردن مبارک ایسی خوبصورت اور باریک تھی جیسا کہ کوئی مورتی کی گردن صاف اور تراشی ہوئی ہوتی ہے اور رنگ میں چاندی جیسی صاف اور خوبصورت تھی۔

آپ ﷺ کے سب اعضاء نہایت معتدل اور پر گوشت تھے اور بدن گٹھا ہوا تھا۔ پیٹ اور سینہ

صورت و سیرت محبوب کریم ﷺ

مبارک ہموار تھا' لیکن سینہ فراخ اور چوڑا تھا۔ آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان قدرے زیادہ فصل تھا' جوڑوں کی ہڈیاں قوی اور کلاں تھیں (جو قوت کی دلیل ہوتی ہے) کپڑا اتارنے کی حالت میں آپ ﷺ کا بدن مبارک روشن و چمک دار نظر آتا تھا۔ ناف اور سینہ کے درمیان ایک لکیر کی طرح سے بالوں کی باریک دھاری تھی۔ اس لکیر کے علاوہ دونوں چھاتیاں اور پیٹ مبارک بالوں سے خالی تھا البتہ دونوں بازوؤں اور کندھوں اور سینہ مبارک کے بالائی حصہ پر بال تھے۔

مالک کائنات ﷺ کی کلائیاں دراز تھیں اور ہاتھ فراخ' نیز ہتھیلیاں اور دونوں قدم گداز اور پر گوشت تھے۔ ہاتھ پاؤں انگلیاں تناسب کے ساتھ لانبی تھیں۔

آپ ﷺ کے تلوے قدرے گہرے تھے' اور ہموار تھے کہ پانی ان کے صاف ستھرا ہونے اور ان کی ملامت کی وجہ سے اوپر ٹھہرتا نہیں تھا' فوراً ڈھل جاتا تھا' جب آپ ﷺ چلتے تو قدم قدم اٹھاتے اور آگے جھک کر تشریف لے جاتے' قدم زمین پر آہستہ مگر زور سے نہیں پڑتا تھا۔

آپ ﷺ تیز رفتار تھے اور ذرا کشادہ قدم رکھے' چھوٹے چھوٹے قدم نہیں رکھتے تھے۔ جب آپ ﷺ چلتے تو معلوم ہوتا تھا کہ گویا پستی میں اتر رہے ہیں۔ جب کسی طرف توجہ فرماتے پورے بدن سے بھر کر توجہ فرماتے' آپ ﷺ کی نظر نیچی رہتی تھی' آپ ﷺ کی نگاہ بہ نسبت آسمان کے زمین کی طرف زیادہ رہتی تھی۔

دیکھنے کا پیارا انداز

آپ ﷺ کی عادت شریفہ عموماً گوشہ چشم سے دیکھنے کی تھی' یعنی غایت شرم وحیاء کی وجہ سے پوری آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے تھے' چلنے میں صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو آگے کر دیتے تھے اور آپ ﷺ پیچھے رہ جاتے تھے' جس سے ملتے سلام کرنے میں کو دابتداء فرماتے (شرح شمائل ترمذی ص ۱۰)۔

بے مثال نمونہ

واقعی رحمت دو جہاں ﷺ کی ذات گرامی ہر لحاظ سے بے مثال نمونہ ہے' آپ ﷺ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے اور جتنا بھی کوئی آپ ﷺ کو سمجھے آپ ﷺ اس سے بالا ہیں۔ یہ اشعار کتنے پیارے ہیں۔

جتنا سمجھا بے اہل نظر نے تمہیں
تم ہو اس کے سوا' تم پہ لاکھوں سلام
جو تمہارا ہوا' وہ خدا کا ہوا
نازش کبریاء' تم پہ لاکھوں سلام

جان رحمت ﷺ کا ہونے کے لئے کیا طریقہ ہے؟ اس بارے میں محبوب دو جہاں ﷺ کا خود ارشاد ہے۔ ''اے میرے بیٹے (انس رضی اللہ عنہ) اگر تجھ سے ہو سکے کہ صبح و شام اس حالت میں بسر کرو کہ تمہارے دل میں کسی شخص سے کینہ نہ ہو تو ایسا ہی کرو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے بیٹے یہی میری

سنت ہے اور جس نے میری سنت سے محبت کی' اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا'' (ترمذی)۔

ایک غلام کو محبوب رب العالمین ﷺ کی ہمراہی اور وہ بھی جنت میں نصیب ہو جائے تو اس سے بڑھ کر کیا سعادت اور کامیابی ہوگی' مگر اس کے لئے صرف زبانی محبت کافی نہیں' آپ ﷺ کی سنتوں سے قلبی محبت اور دل و جان سے ان پر عمل لازمی ہے جو پوری طرح ہمارے اختیار میں ہے' لہذا آپ ﷺ کی تابعداری کا بار گلے میں ڈالیں اور آپ ﷺ کی محبت دل میں بسائیں پھر دیکھیں راہ سنت پر چلنا کس قدر آسان ہوتا ہے۔

محبت کی کشش اب راہبر معلوم ہوتی ہے
جدھر جاتا ہوں' ان کی راہ گزر معلوم ہوتی ہے
رگ و پے میں ہے ساری لذت درد جگر پھر بھی
طبیعت تشنہ درد جگر معلوم ہوتی ہے
جہاں تک بھی نظر جاتی ہے جلوہ گاہ ہستی میں
محبت ہی محبت جلوہ گر معلوم ہوتی ہے

اصلی زندگی

یقین کر و اصل زندگی وہی ہے جو سنت کے مطابق ہو' محبوب دو عالم ﷺ کی اداؤں سے آراستہ ہو' اس مقصد کے لئے رحمت کائنات ﷺ کے خصائل حمیدہ کا مطالعہ کیجئے اور آپ ﷺ کی ایک ایک عادت طیبہ کو اختیار کر کے ہمیشہ کے لئے ان کو اپنا لیجئے۔ ذرا یہ اشعار بھی پڑھ لیجئے۔

یہ حقیقت ہے کہ جینا' وہی جینا ہو گا
جب مرے پیش نظر' حسن مدینہ ہو گا
آنکھ جب روضہ اقدس کی جھلک دیکھے گی
اے خدا کیا؟ مبارک وہ مہینہ ہو گا
چومتا نقش قدم ان کے پھروں گا ہر سو
کیا پرکیف یہ جینے کا قرینہ ہو گا
نغمہ صل علٰی ہو گا' لبوں پر جاری
اور ماتھے پر ندامت کا پسینہ ہو گا

اتباع میں کوتاہی ہو جائے' کہیں غلطی ہو جائے' کوئی سنت چھوٹ جائے مایوس نہ ہوں' فوراً اللہ تعالٰی سے معافی مانگیں' اپنا عہد تازہ کریں اور عمل شروع کریں' دعا کریں اور زندگی بھر یہی کرتے رہیں' اس طرح ایک نہ ایک دن کام بن جائے گا۔

در نبی پر پڑا رہوں گا
پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری
کبھی تو میرا سلام ہو گا

رحمت دو جہاں ﷺ قرآن کریم کا چلتا پھرتا عملی نمونہ ہیں' آپ ﷺ کا نقش قدم تھامنا' قرآن کریم پر عمل کرنا ہے اور نمونہ دیکھ کر اس کے مطابق عمل کرنا آسان ہوتا ہے' یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ اس نے قرآن کریم کے مطابق زندگی گزارنے کا ایک محبوب نمونہ بھی عطا فرمایا۔ اللهم لك الحمد ولك الشكر دائما ابدا۔ لیجئے اب رحمت کائنات ﷺ کی عادات طیبہ کا بغور مطالعہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ سے توفیق عمل مانگتے جایئے۔

اخلاق وشمائل

جان رحمت ﷺ کے اخلاق عالیہ' اوصاف کریمہ اور خصائل شریفہ کا ذکر ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ نہ نے بہت پیارے اور جامع انداز میں اس طرح بیان فرمایا' ان کے الفاظ یہ ہیں کہ ''محبوب کریم ﷺ ہر وقت آخرت کی فکر میں اور امور آخرت کی سوچ میں رہتے' اس کا ایک تسلسل قائم تھا کہ کسی وقت آپ ﷺ کو چین نہیں ہوتا تھا' اکثر طویل سکوت اختیار فرماتے' بلا ضرورت کلام نہ فرماتے' گفتگو کا آغاز فرماتے تو دہن مبارک سے اچھی طرح الفاظ ادا فرماتے (یعنی متکبروں کی طرح بے توجہی و بے نیازی کے ساتھ ادھ کٹے الفاظ استعمال نہ فرماتے) اور اسی طرح اختتام فرماتے۔ آپ ﷺ کی گفتگو اور بیان بہت صاف' واضح اور دوٹوک ہوتا' نہ اس میں غیر ضروری طوالت ہوتی نہ زیادہ اختصار' آپ ﷺ نرم مزاج و نرم گفتار تھے درشت خو اور بے مروت نہ تھے' نہ کسی کی اہانت کرتے تھے اور نہ اپنے لئے اہانت پسند کرتے تھے' نعمت کی بڑی قدر کرتے اور اس کو بہت زیادہ جانتے' خواہ کتنی ہی قلیل ہو (کہ آسانی سے نظر بھی نہ آئے) اور اس کی برائی نہ فرماتے' کھانے پینے کی چیزوں کی برائی کرتے نہ تعریف' دنیا اور دنیا سے متعلق جو بھی چیز ہوتی اس پر آپ ﷺ کو کبھی غصہ نہ آتا' لیکن جب خدا کے کسی حق کو پامال کیا جاتا تو اس وقت آپ ﷺ کے جلال کے سامنے کوئی چیز ٹھہر نہ سکتی تھی' یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کا بدلہ لے لیتے' آپ ﷺ کو اپنی ذات کے لئے نہ غصہ آتا نہ اس کے لئے انتقام لیتے' جب اشارہ فرماتے تو پورے ہاتھ کے ساتھ اشارہ فرماتے' جب کسی امر پر تعجب فرماتے تو اس کو پلٹ دیتے' گفتگو کرتے وقت داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے ملاتے' غصہ اور ناگواری کی بات ہوتی تو روئے انور اس طرف سے بالکل پھیر لیتے اور اعراض فرما لیتے' خوش ہوتے تو نظریں جھکا لیتے' آپ ﷺ کا ہنسنا زیادہ تر تبسم تھا جس سے صرف آپ ﷺ کے دندان مبارک جو بارش کے اولوں کی طرح پاک وشفاف تھے' ظاہر ہوتے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم جو فرد خاندان تھے' اور جن کو علم و واقفیت بہترین ذرائع اور مواقع

حاصل تھے اور جن کی نظر نفسیات انسانی اور ان کی باریکیوں پر بہت گہری تھی' قریب ترین اشخاص میں سے تھے اور اسی کے ساتھ وصف نگاری اور منظر کشی میں بھی ان کو سب سے زیادہ قدرت بخشی تھی' آپ ﷺ خلق عظیم کے متعلق یہ کہتے ہیں۔ "آپ طبعاً بدکلامی اور بے حیائی و بے شرمی سے دور تھے اور تکلفاً بھی ایسی کوئی بات آپ ﷺ سے سرزد نہیں ہوتی تھی' بازاروں میں آپ ﷺ کبھی ذواز بلند نہ فرماتے' برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے' بلکہ عفوودرگزر کا معاملہ فرماتے' آپ ﷺ نے کسی پر کبھی دست درازی نہ فرمائی سوائے اس کے کہ جہاد فی سبیل اللہ کا موقع ہو' کسی خادم یا عورت پر آپ ﷺ نے کبھی ہاتھ نہیں اٹھایا' میں نے آپ ﷺ کو کسی ظلم وزیادتی کا انتقام لیتے ہوئے بھی نہیں دیکھا' جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کی خلاف ورزی نہ ہو اور اس کی حرمت و ناموس پر آنچ نہ آئے' ہاں اگر اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کو پامال کیا جاتا اور اس کے ناموس پر حرف آتا تو آپ ﷺ اس کے لئے ہر شخص سے زیادہ غصہ ہوتے' دو چیزیں سامنے ہوتیں تو ہمیشہ آسان چیز کا انتخاب فرماتے' جب اپنے دولت خانہ پر تشریف لے جاتے تو عام انسانوں کی طرح نظر آتے' اپنے کپڑوں کو صاف کرتے' بکری کا دودھ دوہتے اور اپنی سب ضرورتیں خود انجام دیتے۔ اپنی زبان مبارک محفوظ رکھتے اور صرف اسی چیز کے لئے کھولتے جس سے آپ ﷺ کو کچھ سروکار ہوتا' لوگوں کی دلداری فرماتے اور ان کو متنفر نہ کرتے' کسی قوم و برادری کا کوئی معزز شخص آتا تو اس کے ساتھ اکرام واعزاز کا معاملہ فرماتے اور اس کو اچھے اور اعلیٰ عہدہ پر مقرر کرتے' لوگوں کے بارے میں محتاط تبصرہ کرتے بغیر اس کے کہ اپنی بشاشت اور اخلاق سے ان کو محروم فرمائیں' اپنے اصحاب کے حلات کی برابر خبر رکھتے' لوگوں سے لوگوں کے معاملات کے بارے میں دریافت کرتے رہتے۔

اچھی بات کی اچھائی بیان کرتے اور اس کو قوت پہنچاتے' بری بات کی برائی کرتے اور اس کو کمزور کرتے' آپ ﷺ کا معاملہ معتدل اور یکساں تھا' اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا تھا' آپ ﷺ کسی بات سے غفلت نہ فرماتے تھے' اس ڈر سے کہ کہیں دوسرے لوگ بھی غافل ہونے لگیں اور اکتا جائیں' ہر حال اور ہر موقع کے لئے آپ ﷺ کے پاس اس حال کے مطابق ضروری سامان تھا' نہ حق کے معاملہ میں کوتاہی فرماتے نہ حد سے آگے بڑھتے' آپ ﷺ کے قریب جو لوگ رہتے تھے' وہ سب سے اچھے اور منتخب ہوتے تھے' آپ ﷺ کی نگاہ میں سب سے زیادہ افضل وہ تھا جس کی خیر خواہی اور اخلاق عام ہو' سب سے زیادہ قدر و منزلت اس کی تھی جو غم خواری اور ہمدردی اور دوسروں کی مدد اور معاونت میں سب سے آگے ہو' خدا کا ذکر کرتے ہوئے کھڑے ہوتے اور خدا کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھتے۔

جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی اسی جگہ تشریف رکھتے اور اس کا حکم بھی فرماتے' اپنے حاضرین مجلس اور ہم نشینوں میں ہر شخص کو (اپنی توجہ اور التفات میں) پورا حصہ دیتے۔ آپ ﷺ کا شریک مجلس یہ سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر آپ ﷺ کی نگاہ میں کوئی اور نہیں ہے' اگر کوئی شخص آپ ﷺ کو کسی غرض سے بٹھا لیتا یا کسی ضرورت میں آپ ﷺ سے گفتگو کرتا تو نہایت صبر و سکون سے اس کی پوری بات

سنتے یہاں تک کہ وہ خود ہی اپنی بات پوری کر کے رخصت ہوتا' اگر کوئی شخص آپ ﷺ سے کچھ سوال کرتا اور کچھ مدد چاہتا تو بلا اس کی ضرورت پوری کئے واپس نہ فرماتے' یا کم از کم نرم و شیریں لہجہ میں جواب دیتے' آپ ﷺ کا حسن اخلاق تمام لوگوں کے لئے وسیع اور عام تھا اور آپ ﷺ ان کے حق میں باپ ہو گئے تھے' تمام لوگ حق کے معاملہ میں آپ ﷺ کی نظر میں برابر تھے' آپ ﷺ کی مجلس' علم و معرفت' حیاوشرم اور صبر و امانت داری کی مجلس تھی' نہ اس میں آوازیں بلند ہوتی تھیں' نہ کسی کے عیوب بیان کئے جاتے تھے' نہ کسی کی عزت و ناموس پر حملہ ہوتا' نہ کمزوریوں کی تشہیر کی جاتی تھی' سب ایک دوسرے کے مساوی تھے اور صرف تقویٰ کے لحاظ سے ان کو ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہوتی تھی' اس میں لوگ بڑوں کا احترام اور چھوٹوں کے ساتھ رحم دلی اور شفقت کا معاملہ کرتے تھے' حاجب مند کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے' مسافر اور نووارد کی حفاظت کرتے اور اس کا خیال رکھتے تھے''۔

وہ کہتے ہیں ''آپ ﷺ ہمہ وقت کشادہ رو اور انبساط و بشاشت کے ساتھ رہتے تھے' بہت نرم اخلاق اور نرم پہلو تھے (یعنی جلد مہربان ہو جانے والے اور بہت آسانی سے درگزر کرنے والے تھے) نہ سخت طبیعت کے مالک تھے' نہ سخت بات کہنے کے عادی' نہ چلا کر بولنے والے' نہ عامیانہ اور متبذل بات کرنے والے' نہ کسی کو عیب لگانے والے' نہ تنگ دل بخیل' جو بات آپ ﷺ کو پسند نہ ہوتی اس سے تغافل فرماتے (یعنی اس کو نظر انداز کر دیتے اور گرفت نہ فرماتے) اور صراحتاً اس سے مایوس بھی نہ فرماتے' اور اس کا جواب بھی نہ دیتے' تین باتوں سے آپ ﷺ نے اپنے آپ کو بالکل بچا رکھا تھا' ایک جھگڑا' دوسرے تکبر اور تیسرے غیر ضروری اور لایعنی کام' لوگوں کو بھی تین باتوں سے آپ ﷺ نے بچا رکھا تھا' نہ کسی کی برائی کرتے تھے' نہ اس کو عیب لگاتے تھے اور نہ ان کی کمزوریوں اور پوشیدہ باتوں کے پیچھے پڑتے تھے اور صرف وہ کلام فرماتے تھے جس پر ثواب کی امید ہوتی تھی' جب گفتگو کرتے تھے تو شرکاء مجلس ادب سے اس طرح سر جھکا لیتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ ان سب کے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوئی ہیں (یعنی بے حس و حرکت کہ کہیں جنبش سے چڑیاں اڑ نہ جائیں) جب آپ ﷺ خاموش ہوتے تب یہ لوگ بات کرتے' آپ ﷺ کے سامنے کبھی نزاع نہ کرتے' اگر آپ ﷺ کی مجلس میں کوئی شخص گفتگو کرتا تو بقیہ سب خاموشی سے سنتے یہاں تک کہ وہ اپنی بات ختم کر لیتا' آپ ﷺ کے سامنے ہر شخص کی گفتگو کا وہی درجہ ہوتا جو ان کے پہلے آدمی کا ہوتا (کہ پورے اطمینان سے اپنی بات کہنے کا موقع ملتا اور اسی قدردانی اور اطمینان کے ساتھ اسے سنا جاتا) جس بات سے سب لوگ ہنستے اس پر آپ ﷺ بھی ہنستے' جس سے سب تعجب کا اظہار کرتے آپ ﷺ بھی تعجب فرماتے' مسافر اور پردیسی کی بے تمیزی اور ہر طرح کے سوال کو صبر و تحمل کے ساتھ سنتے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم ایسے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتے (تا کہ آپ ﷺ پر کوئی بار نہ ہو) آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ''تم کسی حاجت مند کو پاؤ تو اس کی مدد کرو' آپ ﷺ مدح و تعریف اسی شخص کی قبول فرماتے جو حد اعتدال میں رہتا' کسی کی گفتگو کے دوران کلام نہ

فرماتے اور اس کی بات کبھی نہ کاٹتے' ہاں اگر وہ حد سے بڑھنے لگتا تو اس کو منع فرما دیتے یا مجلس سے اٹھ کر اس کی بات قطع فرما دیتے۔

آپ ﷺ سب سے زیادہ فراخ دل' کشادہ قلب' راست گفتار' نرم طبیعت اور معاشرت و معاملات میں نہایت درجہ کریم تھے' جو پہلی بار آپ ﷺ کو وہ مرعوب ہو جاتا' آپ ﷺ کی محبت میں رہتا اور جان پہچان حاصل ہوتی تو آپ ﷺ کا فریفتہ اور دلدادہ ہو جاتا' آپ ﷺ کا ذکر خیر کرنے والا کہتا ہے کہ نہ آپ ﷺ سے قبل میں نے آپ ﷺ جیسا کوئی شخص دیکھا نہ آپ ﷺ کے بعد۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو لباس جمال و کمال سے آراستہ فرمایا تھا اور آپ ﷺ کو محبت و دلکشی اور رعب و ہیبت کا حسین و جمیل پیکر بنایا تھا''۔

☆ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''آپ ﷺ بہت خوددار و باوقار اور شان و شوکت کے حامل تھے اور دوسروں کی نگاہ میں بھی نہایت پرشکوہ' آپ ﷺ کا روئے انور چودھویں رات کے چاند کی طرح دمکتا تھا۔

☆ براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب دوجہاں ﷺ میانہ قد تھے' میں نے آپ ﷺ کو ایک مرتبہ سرخ قبا میں دیکھا' اس سے اچھی کوئی چیز میں نے کبھی نہیں دیکھی۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ میانہ قد تھے' طول کی طرف کسی قدر مائل' رنگ نہایت گورا' ریش مبارک کے بال سیاہ' دہانہ نہایت متناسب اور حسین' آنکھوں کی پلکیں دراز' چوڑے شانے والے تھے۔ آخر میں کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ جیسا آپ ﷺ کے پہلے یا آپ ﷺ کے بعد کبھی نہیں دیکھا۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حریر و دیباج کو بھی آپ ﷺ کے دست مبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا' نہ آپ ﷺ کی خوشبو سے بڑھ کر کوئی خوشبو تھی (نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۷۹)۔

حاکم کائنات ﷺ نے فرمایا کہ میری ساری امت جنت میں جائے گی مگر جس نے انکار کیا اور سرکشی کی (وہ جنت میں نہ جائے گا)۔ پوچھا گیا وہ کون شخص ہے؟ جس نے انکار کیا اور سرکشی کی' آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار اور سرکشی کی (بخاری)۔

لہٰذا حاکم کائنات ﷺ کے اخلاق حسنہ کو اختیار کریں اور آپ ﷺ کی سنتوں کو عمل میں لائیں اور ثواب عظیم حاصل کریں۔ اس کے نتیجہ میں جو آپ ﷺ کی سچی اور پکی محبت دل میں پیدا ہوگی وہ ساری نعمتوں سے بڑھ کر ہوگی' اللہ تعالیٰ جلد نصیب فرمائیں' اس وقت دل کا حال یہ ہوگا ؎

اس لئے آرزو ہے جینے کی

پھر زمیں دیکھ لوں مدینے کی
مدینے جاؤں' پھر اؤں' مدینہ پھر جاؤں
الٰہی عمر اسی میں تمام ہو جائے
یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے
یہی تو سنانے کو جی چاہتا ہے
مدینہ کو جاؤں پلٹ کر نہ آؤں
یہیں گھر بنانے کو جی چاہتا ہے
جس کی جاں کو تمنا ہے دل کو طلب
وہ سکوں بخش محفل مدینہ میں ہے
یوں تو جینے کو ہم جی رہے ہیں مگر
جاں مدینہ میں ہے دل مدینہ میں ہے
ناامیدو! تم اتنے پریشان نہ ہو
آرزوؤں کا حاصل مدینہ میں ہے
دل تڑپتا ہے' میرا سینہ میں
ہائے پہنچوں گا' کب مدینہ میں
قلب جس کا نہ ہو مدینہ میں
اس کا جینا ہے' کوئی جینے میں

☆ جناب وکیل احمد قدوائی صاحب نے بڑا ہی پرحکمت شعر کہا ہے' شاید کوئی اس سے بڑھ کر نہ کہہ سکے۔

غم مصطفےٰ جس کے سینہ میں ہے
جہاں بھی رہے وہ مدینہ میں ہے

لہٰذا آپ ﷺ کے اتباع کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے اور زبان پر کثرت سے درود و سلام جاری رکھنا چاہیئے۔

محبوب کریم ﷺ کی محبت' ایمان کا اولین تقاضا

مومن کے صاف اور شفاف دل میں سے پہلے اور سب سے بڑھ کر خالق کائنات' منعم حقیقی اور رب ذوالجلال کی محبت ہوتی ہے۔ اس کے دل کے اس خانہ میں کسی اور کی محبت کے لئے مطلقاً کوئی جگہ اور گنجائش ہی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے والذین امنوا اشد حبا الله الابه'' اور وہ لوگ جو ایمان لائے ان کی سب سے بڑھ کر محبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتی ہے'' (سورۃ بقرہ)۔

اس کے بعد مومن کے دل میں جان رحمت ﷺ کی محبت گہرے سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں

مارتی ہے اور اس محبت کے مقابلہ میں مخلوق خدا سے کسی بھی فرد کی محبت اور عقیدت کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور نہ مومن اس کو؟؟؟؟؟؟؟ التفات ہی سمجھتا ہے۔ یہ محبت محض عشق وعقیدت کے درجہ کی نہیں' بلکہ تصدیق و ؟؟؟؟؟؟؟ اور پختہ عقیدوں کی آخری حد ہے اور مدار ایمان اور باعث نجات ہے۔ اس محبت کا ظاہری طور پر اظہار آپ ﷺ کی صحیح فرمانبرداری اور اطاعت سے ہوتا ہے اور جس درجہ کی محبت دل میں موجزن ہوتی ہے' اسی انداز کی اطاعت کا محبّ سے صدور ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت دوجہاں ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے کوئی ایک شخص بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ اور اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (مسلم جلد اول صفحہ ۴۹)۔ اس صحیح حدیث شریف میں حاکم کائنات ﷺ نے مومن ہونے کے لئے ایک بنیادی شرط اور واضح علامت بیان فرمائی ہے کہ وہ آپ ﷺ کی ذات گرامی سے ماں' باپ' اہل وعیال اور تمام انسانوں سے بڑھ کر محبت کرے۔ اگر معاذ اللہ ایسا نہیں تو وہ مومن نہیں ہوسکتا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رحمت دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' تم میں سے کوئی ایک شخص بھی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے ہاں میں اس کے ماں باپ اور اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری جلد اول صفحہ ۷)۔ مالک کائنات ﷺ کا ارشاد قسم اٹھائے بغیر بھی بالکل سچا ہے' مگر آپ ﷺ نے یہ مضمون اور حکم موکد کرنے کے لئے قسم سے بیان فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم راحت جہاں ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت آپ ﷺ مجھے اپنے نفس کے بغیر ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر محبوب کبریاء ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم' جس کے قبضہ میں میری جان ہے' اس وقت تک ایمان حاصل نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں تیرے نفس سے بھی زیادہ تجھے محبوب نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب آپ ﷺ مجھے میرے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ حاکم کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں عمر (رضی اللہ عنہ) اب بات بن گئی (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۹۸۱)۔

امام نووی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح میں محدث ابن بلال رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ بلاشبہ جس نے دین کو مکمل کرلیا تو وہ یہ جانتا ہے کہ جان رحمت ﷺ کا حق اپنے ماں باپ' اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ موکد ہے' کیونکہ ہم محبوب کریم ﷺ ہی کی بدولت دوزخ سے بچنے اور ہم نے آپ ﷺ ہی کی وجہ سے گمراہی سے ہدایت حاصل کی (شرح مسلم جلد ایک صفحہ ۴۹)۔ مومن کی نگاہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے غضب' اس کی ناراضگی اور آتش دوزخ سے بچنے اور گمراہی

کے گڑھے سے نکل کر راہ ہدایت پر آ جانے سے بڑھ کر اور کیا خوشی اور کامیابی ہو سکتی ہے؟ بلاشبہ ماں باپ اور اولاد سے بسا اوقات بڑے بڑے فوائد و منافع حاصل ہوتے ہیں لیکن گمراہی کے عمیق اور گہرے کنوئیں سے نکل کر ہدایت کے سرسبز و شاداب چمن میں آ جانا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ اور گوناگوں عذاب سے بچ جانا بہت بڑی سعادت اور اعلیٰ ترین کامیابی ہے اور یہ امت مسلمہ کو محبوب کبریاء ﷺ کی کوشش اور آپ ﷺ ہی کی سعی سے حاصل ہوئی ہے۔ جب اتنی بڑی دولت آپ ﷺ کے طفیل سے حاصل ہوئی ہے تو شرعی لحاظ سے تو ضروری ہے ہی' فطری طور پر بھی آپ ﷺ سے محبت بہت ضروری ہے اور یہ محبت تمام اعزہ و اقارب سے بڑھ کر آپ ﷺ سے وابستہ ہونی لازم ہے اور یہ محبت ایمان کی اصل الاصول بھی ہے اور مدار بھی۔ مخلوق میں باقی سب کا حق اس کے بعد ہے' مقدم صرف آپ ﷺ ہی کا حق ہے۔ حضرت امام نووی رحمتہ اللہ علیہ ہی جلیل القدر شارح حدیث علامہ قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایمان کی حقیقت سوائے اس کے مکمل نہیں ہو سکتی اور ایمان اس کے بغیر صحیح ہی نہیں ہو سکتا جب تک محبوب دو جہاں ﷺ کی قدر و منزلت کو اپنے ماں باپ اور اولاد اور محسن اور مہربان سب پر بلند کرنا محقق نہ ہو جائے اور جس شخص نے یہ اعتقاد نہ کیا اور اس کے علاوہ کچھ اور اعتقاد رکھا تو وہ مومن نہیں ہے (ایضاً صفحہ ۴۹) اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ ماں باپ اور اعزہ و اقارب کے ساتھ محبت میں بالواسطہ یا بلاواسطہ نفس اور جسم کا تعلق ہوتا ہے' لیکن محبوب کریم ﷺ کے ساتھ محبت اور لگاؤ' جسم اور روح دونوں کے ساتھ وابستہ ہے' جس کے نتیجہ میں جہاں مومن کا جہاں بنتا ہے' وہاں آخرت کا ابدی جہاں بھی صرف بنتا ہی نہیں بلکہ خوب اجاگر ہوتا ہے اور اسی پر موقوف ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مومن کے دل میں رحمت دو جہاں ﷺ کی محبت سے جو نشاط و سرور اور وجد کی کیفیات پیدا ہوتی ہیں وہ ظاہری حسن و جمال کے شیدائی کو کب حاصل ہو سکتی ہیں' جو انسانوں اور حیوانوں سے آگے نکل کر بہتی ہوئی ندیوں اور لہلہاتے ہوئے مرغزاروں' چہچہاتی ہوئی چڑیوں' کھلے ہوئے شگفتہ و نیم شگفتہ پھولوں' وادیوں کے نشیب و فراز' دامن کوہ کی ابھرتی ہوئی بلندیوں اور ڈھلتی ہوئی پستیوں کی جمالی تجلیوں میں تلاش کرتا ہے اور اسی محبت کی وجد آفریں کیفیت کو دشمنان اسلام مسلمانوں کے حافظہ سے مٹانا چاہتے ہیں' لیکن وہ بجائے مٹنے کے ہر دم تازہ سے تازہ ہو کر ابھرتی رہتی ہے۔ سچ ہے۔

مجھے پستیوں کا گلہ نہیں کہ ملی ہیں اس سے بلندیاں
میرے حق میں دونوں مفید ہیں کہ نشیب ہی سے فراز ہے

توہین رسول کفر اور قابل گردن زدنی ہے

فقہائے اسلام نے نہایت وضاحت سے یہ بات کتابوں میں لکھی ہے کہ محبوب کبریاء ﷺ کی تنقیص و توہین اور سب و شتم اور تکذیب و عیب جوئی' صریح طور پر کفر ہے۔ چنانچہ قاضی القضاۃ حضرت امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم الکوفی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جس شخص نے بھی مسلمان ہو کر جناب رسول ﷺ کو گالی

دی یا آپ ﷺ کی تکذیب کی یا آپ ﷺ پر کوئی عیب لگایا' آپ ﷺ کی تنقیص کی تو بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کافر ہے اور اس کی بیوی اس سے بائن اور جدا ہو جائے گی' سوا اگر وہ توبہ کر لے تو فبہا ورنہ اس کو قتل کیا جائے (کتاب الخراج صفحہ ۱۸۲)۔ اس سے بصراحت معلوم ہوا کہ محبوب کریم ﷺ کی شان رفیع کو گالی دینا یا آپ ﷺ کی تکذیب وعیب جوئی کرنا یا توہین و تنقیص کرنا خالص کفر ہے' جس سے اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

مشہور مالکی امام قاضی عیاض بن موسیٰ بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام محمد بن سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمام علماء کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ کو سب وشتم کرنے والا اور آپ ﷺ کی تنقیص کرنے والا کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید اس پر جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے اور جو شخص اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (الشفاء جلد ۲ صفحہ ۱۹۰ طبع مصر)۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی جناب رسول کریم ﷺ کو سب کرے یا آپ ﷺ کو عیب لگائے یا آپ ﷺ کی ذات پاک' لقب یا دین یا آپ ﷺ کی خصلتوں میں سے کسی خصلت میں کوئی عیب نکالے یا کسی بھی شخص کو آپ ﷺ کے متعلق سب و تنقیص یا بغض یا عداوت کے طور پر کوئی شبہ پیدا ہوا تو وہ گالی ہی ہوگی اور ایسے شخص کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے کہ اس کو قتل کیا جائے گا (جس کا انتظام اسلام حکومت کرے گی) (السارم المسلول صفحہ ۵۲۸ طبع دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن)۔

یہ تمام عبارات اپنے مفہوم اور مضمون کے اعتبار سے بالکل واضح ہیں' مزید کسی توضیح وتشریح کی محتاج نہیں ہیں۔

اللہ قادر و کریم ہمیں محبت کاملہ سے سرفراز فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسین ﷺ

امیدوار شفاعت محبوب کریم ﷺ

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

امان اللہ نقشبندی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	☆	ادب و تعظیم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
☆	گریہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	☆	نور الہدیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
☆	عشق خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	☆	شمس الضحیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم صلی اللہ علیہ وسلم
☆	راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم	☆	وسیلتنا فی الدارین صلی اللہ علیہ وسلم
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبا لو الدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال صلی اللہ علیہ وسلم	☆	اسمائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیانِ عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارجِ عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تذکرہ
☆	تاجدارِ عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
☆	باعث تسکینِ دل و جان صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن